https://farid.ps/articles/gaza_humanitarian_foundation_a_cog_in_israels_genocidal_killing_

غزہ ہیومینٹیرین فاونڈیشن - اسرائیل کی نسل کشی کی مشین کا ایک پرزہ

اسرائیل کی غزہ میں پالیسیاں - خاص طور پر غزہ ہیومینٹیرین فاونڈیشن (GHF) کے امدادی تقسیم کے مراکز کا آپریشن اور 12 جولائی 2025 کو سمندری رسائی پر پابندی - فلسطینی شہریوں پر ایک منظم حملہ ہیں اور اس کی غیر مشروط مذمت کی ضرورت ہے۔ یہ اقدامات بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون (IHL) کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں، انسانی امداد کو ہتھیار بناتے ہیں، اور مایوس فلسطینیوں کو GHF کے مقامات پر ایک مہلک روسی رولٹ کھیلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ گرمیوں کے وسط میں ناقابل برداشت حالات میں عائد کردہ سمندری پابندی شہریوں سے خوراک، امداد، اور عزت نفس چھین لیتی ہے، اور انہیں مہلک امدادی مراکز کی طرف دھکیلتی ہے جہاں انہیں موت یا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ ان پالیسیوں کا مجموعی اثر، اسرائیلی حکام کے واضح بیانات کے ساتھ، نہ صرف ارادہ بلکہ ایک مربوط حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے جو نسل کشی کی قانونی تعریف پر پورا اترتی ہے۔

اسرائیل کی بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیاں

غزہ میں اسرائیل کا رویہ جنیوا کنونشنز، بین الاقوامی رواجی قانون، اور کثیر الجہتی معاہدوں میں درج بین الاقوامی انسانی حقوق اور انسانی قانون کی صریحاً خلاف ورزی کرتا ہے:

1. تمیز کے اصول کی خلاف ورزی

GHF کے امدادی تقسیم کے مراکز کو فوجی انخلاء کے زونز کے اندر یا قریب - جیسے کہ نیتسریم چیک پوائنٹ اور رفح کے کچھ حصوں میں - رکھ کر، اسرائیل شہریوں اور جنگجوؤں کے درمیان فرق کے بنیادی اصول کو نظر انداز کرتا ہے، جو جنیوا کنونشنز کے اضافی پروٹوکول I کے آرٹیکل 48 میں درج ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے مئی 2025 کے آخر سے امدادی مراکز کے قریب 798 اموات کی اطلاع دی، جن میں سے کم از کم 615 براہ راست GHF کے مقامات

سے منسلک ہیں (رائٹرز، 11 جولائی 2025)۔ IDF کا عملہ باقاعدگی سے ان ہجوم پر گولی چلاتا ہے، جو شہریوں کو جان بوجھ کر خطرے میں ڈالنے کی تصدیق کرتا ہے۔

2. اجتماعی سزا

اکتوبر 2023 سے شدت اختیار کرنے والی غزہ کی ناکہ بندی، اور 12 جولائی 2025 کے سمندری رسائی کے پابندی کے ذریعے مزید نافذ کی گئی، چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکل 33 کی خلاف ورزی کرتی ہے، جو اجتماعی سزا کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ مچھلی پکڑنا غزہ میں نسلوں سے خوراک کا ایک اہم ذریعہ رہا ہے۔ نہ صرف مچھلی پکڑنے بلکہ شدید گرمی میں تیراکی پر پابندی لگا کر۔تباہ شدہ گھروں، پانی کی کمی، اور بجلی کی عدم موجودگی کے درمیان۔ اسرائیل اپنی قانونی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آبادی پر مصائب مسلط کرتا ہے۔

3. جان سے محروم کرنے کی خودسرانہ کارروائی

سمندری پابندی، تیراکوں اور ماہی گیروں کے خلاف فوری طور پر گولی چلانے کے احکامات کے ساتھ نافذ کی گئی، شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے (ICCPR) کے آرٹیکل 6 کی واضح خلاف ورزی ہے، جو زندگی کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔ GHF کے امدادی مراکز پر IDF کی فائرنگ کے ساتھ مل کر، یہ اقدامات خودسرانہ اعدامات کا ایک نمونہ دکھاتے ہیں جو روم سٹیٹ کے تحت انسانیت کے خلاف جرائم کے مترادف ہیں۔

4. انسانی امداد کا ہتھیار بنانا

GHF، جو 2025 کے اوائل میں ایک مشترکہ امریکی-اسرائیلی اقدام کے تحت قائم کیا گیا اور IDF کی سیکیورٹی اور امریکی نجی ٹھیکیداروں کے ساتھ چلایا جاتا ہے، غیر جانبداری، غیر جانبداری، اور آزادی کے انسانی اصولوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے 29 مئی 2025 کے بیان نے GHF کو "غیر قانونی اور غیر انسانی" قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہ اسرائیل کی مقبوضہ آبادی کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کی ذمہ داری کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ محفوظ امداد تک رسائی فراہم کرنے کے بجائے، GHF شہریوں کو مہلک تشدد کے سامنے لاتا ہے، انسانی امداد کو جنگ کا ایک آلہ بنا دیتا ہے۔

یہ اقدامات ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہیں جو "ایکقومکی جسمانی تباہی کے لیے حالات زندگی بنانے" کے لیے بنائے گئے ہیں، جو 1948 کے نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل II(c) کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔

نسل کشی کا ارادہ: جنگ کے پیچھے کے الفاظ

نسل کشی کے لیے قانونی دہلیز میں مخصوص ارادے کی ضرورت شامل ہے۔ اسرائیلی سیاسی اور فوجی رہنماؤں نے اس ارادے کو بار بار واضح الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ وزیر دفاع یوآو گالانٹ نے فلسطینیوں کو "انسانی جانور" قرار دیا، جبکہ وزیر ثقافتی ورثہ امیچائی ایلیاہو نے غزہ پر ایٹم بم گرانے کی تجویز پیش کی۔ وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے بائبلی حکم کا حوالہ دیا کہ "امالیک کو یاد رکھو"، جو تاریخی طور پر مکمل تباہی کے مینڈیٹ کے طور پر تشریح کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ بیزالیل سموٹریچ نے اعلان کیا کہ "غزہ کو گندم کا ایک دانہ بھی نہیں ملنا چاہیے"، اور صدر آئزک ہرزوگ نے شہریوں کی بے گناہی کو مسترد کرتے ہوئے اجتماعی جرم کا دعویٰ کیا۔ وزیر تعلیم یوآو کیش نے صاف کہا: "انہیں ختم کرنے کی ضرورت ہے۔" IDF کے جرنیلوں اور کنیسٹ کے اراکین کے بیانات اس نسل کشی کی بیان بازی کی بازگشت کرتے ہیں، ایک نائب اسپیکر نے "غزہ کو زمین کے چہرے سے مٹانے" کی کال دی، اور ایک اور نے "غزہ کو بے رحمی سے زمین بوس کرنے" کی ترغیب دی۔

یہ بیانات کوئی انحراف نہیں ہیں - یہ ریاستی پالیسی کی عکاسی کرتے ہیں۔ سال بہ سال، یروشلم فلیگ مارچ "عربوں کو موت" کے نعروں سے گونجتا ہے، جو اسرائیلی ریاست کے مرکز میں خاتمے کی ثقافت کو اجاگر کرتا ہے۔ غیر انسانی زبان اور شہری زندگی کو منظم طور پر تباہ کرنے والی پالیسیوں کا امتزاج غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کے پیچھے نسل کشی کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔

GHF امدادی تقسیم کے مراکز پر سب سے زیادہ خون ریز دن

غزہ ہیومینٹیرین فاونڈیشن کے تقسیم کے مراکز قتل کے میدان بن گئے ہیں۔ مئی 2025 کے آخر سے کچھ سب سے زیادہ خون ریز دنوں میں شامل ہیں:

- **3 جون 2025:** 102 ہلاک، 490 زخمی
- **6 جون 2025:** 110 ہلاک، 583 زخمی
- **8 جون 2025:** 125 ہلاک، 736 زخمی
- **10 جون 2025:** 163 ہلاک، 1,495 زخمی
- **11 جون 2025:** 223 ہلاک، 1,858 زخمی

- **12 جون 2025:** 245 ہلاک، 2,152 زخمی

یہ واقعات، جو صحافیوں اور طبی عملے کی طرف سے تصدیق شدہ ہیں، امداد کے لیے جمع ہونے والے شہریوں کے خلاف نشانہ بنائے گئے فائرنگ کے بار بار ہونے والے نمونے کو دکھاتے ہیں۔ ہلاکتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد انسانی جگہ کی جان بوجھ کر فوجی بنانے کا براہ راست نتیجہ ہے۔

غزہ کا گرتا ہوا صحت کا نظام: اسپتالوں پر حملہ، ادویات روکی گئیں

جب شہری GHF کے مقامات پر اور پورے غزہ میں زخمی ہوتے ہیں، وہ اسپتالوں میں پناہ نہیں پاتے۔ کیونکہ اسرائیل نے ہر ایک اسپتال پر بمباری کی اور نقصان پہنچایا۔ غزہ کی صحت کی بنیادی ڈھانچہ منظم طور پر نشانہ بنایا گیا ہے، آپریشن تھیٹروں کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا گیا، انتہائی نگہداشت کے یونٹس تباہ کر دیے گئے، اور ڈاکٹروں، نرسوں، اور مریضوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ عالمی ادارہ صحت نے ان حملوں کی جنگی جرائم کے طور پر مذمت کی ہے۔

ناکہ بندی کی وجہ سے ضروری ادویات، بشمول اینستھیٹکس، درد کش ادویات، اور اینٹی بائیوٹکس، دستیاب نہیں ہیں۔ ڈاکٹروں کو اکثر بغیر سیڈیٹو زیا اینستھیزیا کے اعضاء کاٹنے، سیزیرین سیکشنز، اور زندگی بچانے والی سرجریوں کو انجام دینا پڑتا ہے۔ یہ ظلم کوئی ضمنی نقصان نہیں ہے۔ یہ منصوبے کا حصہ ہے۔ امدادی مراکز پر شہریوں کو زخمی کرنا اور پھر انہیں علاج سے محروم کرنا اسرائیل کے وسیع تر نسل کشی کے مقصد کی خدمت کرتا ہے کہ غزہ کی آبادی کو ہر ممکن طریقے سے ختم کیا جائے۔

فوجیوں کو شہریوں پر گولی چلانے کا حکم: قانون اور ضمیر کی خلاف ورزیاں

27 جون 2025 کو ہارٹز میں شائع ہونے والی ایک تباہ کن رپورٹ میں، متعدد اسرائیلی فوجیوں نے گواہی دی کہ انہیں واضح طور پر غیر مسلح فلسطینیوں پر فائر کھولنے کا حکم دیا گیا جو GHF کے امدادی تقسیم کے مراکز پر جمع ہوئے تھے۔ یہ گواہیاں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں جو زندہ بچ جانے والوں اور صحافیوں نے طویل عرصے سے رپورٹ کیا ہے: خوراک اور پانی کے لیے پرامن طور پر قطار میں کھڑے شہریوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا، نہ کہ اتفاقی طور پر کراس فائر میں پھنس گئے۔ ایک افسر نے منظر کو "قتل کا میدان" قرار دیا اور تسلیم کیا کہ زندہ گولیوں کا استعمال خود دفاع کے لیے نہیں بلکہ ہجوم کو زبردستی منتشر کرنے کے لیے لیا گیا۔ یہ منصوبہ بند قتل کی پالیسی بین الاقوامی قانون اور فوجی اخلاقیات دونوں کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

نزنبرگ ٹرائلز، جو دوسری عالمی جنگ کے مظالم کے بعد ہوئے، نے ایک نظیر قائم کی کہ "صرف احکامات کی پیروی کرنا" جنگی جرائم کا دفاع نہیں ہے۔ فوجی غیر قانونی رویے کے لیے ذاتی طور پر ذمہ دار ہیں، خاص طور پر جب احکامات واضح طور پر غیر قانونی ہوں۔ یہ اصول IDF کے اپنے اخلاقی ضابطہ میں درج ہے، جو تصدیق کرتا ہے کہ اسرائیلی فوجیوں کو نہ صرف حق بلکہ فرض ہے کہ غیر قانونی احکامات کی نافرمانی کریں۔ غیر مسلح شہریوں پر۔ خاص طور پر انسانی امداد کے متلاشیوں پر۔ زندہ گولیوں سے فائرنگ کوئی سرمئی علاقہ نہیں ہے: یہ ایک جنگی جرم ہے۔ وہ فوجی جو ان احکامات پر عمل کرتے ہیں، وہ کمانڈرز جو انہیں جاری کرتے ہیں، اور وہ ریاست جو اس پالیسی کو ممکن بناتی ہے، سب کو جوابدہ ہونا چاہیے۔ اخلاقی ذمہ داری کو آؤٹ سورس نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی اسے اس قوم کے کھنڈروں کے نیچے دفن کیا جا سکتا جو خوراک، پانی، اور عزت نفس سے محروم ہے۔

ایک متاثرہ کی کہانی: بھوک کے دوران گولی ماردی گئی

میں یہاں اپنے ایک قریبی دوست، غزہ کے ایک جوان رہائشی، جو صرف 20 سال کا ہے، کی ذاتی کہانی شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے 2024 میں ایک اسرائیلی فضائی حملے میں اپنا پورا خاندان کھو دیا۔ اس کے بعد سے وہ کھنڈروں کے درمیان تنہا رہتا ہے، خوراک کی تلاش میں، صدمے سے گزرتا ہوا۔ جولائی 2025 کے شروع میں، اس نے چار پورے دن کچھ نہیں کھایا تھا۔ اس کے ہاتھ بھوک سے کانپ رہے تھے؛ اس کی نظر دھندلی ہو رہی تھی؛ اس کا سانس گرمی کے عروج میں ہانپ رہا تھا۔ بھوک اس کے جسم کو چیر رہی تھی۔ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ چلا – حقیقت میں لڑکھڑایا – نیتسریم کے GHF امدادی مرکز کی طرف۔ یہ اس کی آخری امید تھی۔

جب وہ وہاں پہنچا، تو اس نے خود کو ہزاروں دیگر، اتنی ہی مایوس لوگوں سے گھرا پایا۔ اچانک، بغیر کسی انتباہ کے، اسرائیلی فورسز نے فائرنگ شروع کر دی۔ گولیاں ہجوم کو چیرتی ہوئی گزر گئیں۔ اسے ایک بار بازو میں، پھر پیٹھ میں گولی ماری گئی۔ تیسری گولی اس کی ران سے گزری۔ چوتھی گولی نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کا ایک حصہ توڑ دیا۔ وہ ریت میں گر پڑا، مفلوج، خون بہتا ہوا، چیخوں سے گھرا ہوا۔ کوئی ایمبولینس نہیں تھی۔ کوئی اسٹریچر نہیں۔ کوئی طبی عملہ نہیں۔ صرف اجنبیوں کی خالص ہمت – دوسرے فلسطینی جو اسے پیچھے چھوڑنے سے انکار کرتے تھے۔ وہ اسے پیدل، دوبارہ نشانہ بننے کے مسلسل خطرے کے تحت، قریبی فعال اسپتال تک لے گئے۔ اس نے ایک انگلی کھو دی۔ ہو سکتا ہے وہ دوبارہ کبھی نہ چل سکے۔ لیکن وہ زندہ بچ گیا۔ اور کس لیے؟ کھانے کی کوشش کے لیے۔

سمندری پابندی GHF پر انحصار کو مجبور کرتی ہے

12 جولائی 2025 کا سمندری رسائی کا پابندی غزہ کے آخری آزاد خوراک کے ذریعہ کو ختم کر دیا۔ ماہی گیری اور تیراکی کو موت کی دھمکی کے تحت جرم بنا کر، اسرائیل نے فلسطینیوں سے خودمختاری چھین لی اور انہیں واحد باقی رہنے والے آپشن کی طرف دھکیل دیا: GHF کے مقامات۔ ڈاکٹرز وِدآؤٹ بارڈرز نے رپورٹ کیا کہ پابندی، جو کم سایہ یا پانی کے ساتھ ناقابل برداشت گرمیوں کے دوران نافذ کی گئی، نے پانی کی کمی، غذائی قلت، اور مایوسی کو بڑھا دیا (MSF، جولائی 2025)۔ یہ پالیسی فلسطینیوں کو مہلک امدادی جالوں کی طرف لے جاتی ہے – زندگی بچانے والے متبادلات سے انکار کرتے ہوئے جبکہ موت کے زون بناتی ہے۔

اسرائیل کی نسل کشی کی مشین میں GHF ایک پرزہ کے طور پر

غزہ ہیومینٹیرین فاونڈیشن کوئی غیر جانبدار امدادی فراہم کنندہ نہیں ہے – یہ ایک نسل کشی کی مشین کا پرزہ ہے۔ اس کا ڈھانچہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شہری امداد کے بہانے زیادہ سے زیادہ خطرے میں ہوں۔ سمندری پابندی، امداد کی فوجی بنانا، اور تقسیم کے مراکز پر منظم حملے ایک مربوط حکمت عملی میں شامل ہوتے ہیں: غزہ کی شہری آبادی کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنا۔

اقوام متحدہ کی امدادی مراکز پر 798 ہلاکتوں کی تعداد، جو روزانہ بڑھ رہی ہے، ہزاروں زخمیوں، صدمہ زدہ، اور بے گھر افراد سے ملتی ہے۔ IDF کی نگرانی اور امریکی حمایت کے تحت چلنے والی GHF کی سرگرمیاں اسے انسانیت کے خلاف جرائم میں شریک بناتی ہیں – یہ انسانی زبان میں چھپا ہوا نسل کشی کو ممکن بناتا ہے۔

نتیجہ

غزہ میں اسرائیل کے اقدامات – GHF کے ذریعے، سمندری پابندی، مکمل ناکہ بندی، اور غزہ کے صحت کے نظام کی منظم تباہی – نہ صرف اخلاقی طور پر قابل مذمت ہیں بلکہ قانونی طور پر ناقابل دفاع ہیں – یہ پالیسیاں بین الاقوامی قانون، انسانی اصولوں، اور انسانی عزت نفس کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ غزہ ہیومینٹیرین فاونڈیشن، امداد فراہم کرنے کے بجائے، ایک خاتمے کا میکانزم کے طور پر کام کرتی ہے۔ 12 جولائی کا سمندری پابندی شہریوں کو بھوک یا فوجی بنائے گئے امدادی مراکز پر تقریباً یقینی موت کے درمیان انتخاب کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اسپتالوں کی تباہی اور ادویات کی روک تھام مصائب کو بڑھاتی ہے۔

عالمی برادری کو عمل کرنا چاہیے۔ GHF کو ختم کیا جانا چاہیے۔ سمندری پابندی کو ہٹایا جانا چاہیے۔ غزہ کے اسپتالوں کو دوبارہ تعمیر اور دوبارہ سپلائی کیا جانا چاہیے۔ اور اسرائیل کو اس کی نسل کشی کی مہم کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ ایک قوم کی بقا –

اور بین الاقوامی قانون کی ساکھ - داؤ پر لگی ہے۔